Assisting Male Survivors of Human Trafficking

انسانی سمگلنگ کا شکار ہونے والے مردوں کی مدد کرنا

انسانی سمگلنگ کے جن عالمی اعدادوشمار کا بکثرت حوالہ دیا جاتا ہے ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا شکار ہونے والے لوگوں کی تعداد کا نصف، مردوں اور لڑکوں پر مشتمل ہے۔ اس کے باوجود ان متاثرہ مردوں کی شناخت اور مناسب دیکھ بھال کا کام، دنیا بھر میں حکومتوں اور دیکھ بھال کے ذمے داروں کے لیے بدستور ایک بہت بڑا چیلنج بنا ہوا ہے۔ اکثرو بیشتر یہ مرد اور لڑکے شناخت نہیں ہو پاتے اور وہ پُر خطر غیر یقینی صورت حال میں مبتلا، آزادی سے محروم رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ انسانی سمگلنگ کے ماحول سے بھاگ نکلنے کے باوجود، حکومتوں اور اُن اداروں کی جانب سے انہیں نظر انداز کیے جانے کا زیادہ امکان ہوتا ہے، جن کے زیادہ تر پروگرام عورتوں اور لڑکیوں کو پناہ اور مدد فراہم کرنے کے لیے بنائے گئے ہوتے ہیں۔ ان کو استحصال کے متاثرین سمجھنے کی بجائے، غیر قانونی طور پر سرحد پار کرنے جیسے جرائم پرسزا کے بڑے خطرے کا سامنا ہوتا ہے، یا انہیں سمگل کیے جانے کے دوران کیے گئے جرائم کی پاداش میں الزامات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور قید بھگتنا پڑتی ہے۔

جبری محنت مشقت کے متاثرین مرد، کان کنی، جنگلات کی کٹائی، تعمیرات، حفظانِ صحت، کارخانوں، ہسپتالوں اور زراعت سمیت، محنت کے تقریباً تمام شعبوں میں پائے جاتے ہیں۔ چھان بین کے بعد جاری ہونے والی حالیہ دستاویزی رپورٹوں میں، جنوب مشرقی ایشیا میں ماہی گیری کی کشتیوں پر برسوں تک مرد محنت کشوں کے ساتھ شدید ناروا سلوک، اور گھانا کی جھیل وولٹا میں ماہی گیری کی کشتیوں پر جبری مشقت کی صورت میں لڑکوں کے استحصال کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ 2022ء کے ورلڈ کپ کے انعقاد کی تیاری کرنے والے ملک قطر میں، تعمیرات کے کام میں اور انگلینڈ اور امریکہ میں کھیتی باڑی کے کاموں میں مرد محنت کشوں سے جبری مشقت کرانے کی اطلاعات ملتی رہتی ہیں۔ دنیا بھر میں جسم فروشی کے لیے لڑکوں اور مردوں کی سمگلنگ دنیا کی نظروں سے بدستور اوجھل چلی آ رہی ہے۔ اس پر کم بات کی جاتی ہے اور اس سے متاثرہ افراد کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے پروگراموں کی شدید قلت ہے۔ مثال کے طور پر، افغانستان میں *بچہ بازی* سمیت، جس میں بالغ مرد سماجی اور جنسی تفریح کے لیے چھوٹے لڑکوں کو استعمال کرتے ہیں، جسم فروشی کے لیے لڑکوں کو فروخت کرنے کے دستاویزی ثبوت فراہم کیے گیے ہیں۔ امریکہ میں جسم فروشی کے غیر قانونی کاروبار میں مردوں اور لڑکوں کو فروخت کیا جاتا ہے۔ حالیہ ریسرچ میں انسانی سمگلنگ کا شکار ہونے والے ایسے مردوں اور لڑکوں کی جسمانی اور دماغی صحت کا جائزہ لیا گیا ہے، جنہیں ہوسکتا ہے کہ جسمانی اور جنسی بدسلوکیوں، تشدد کی دھمکیوں، بنیادی غذائیت اور صاف ستھرا رہنے کی سہولتوں سے محرومی اور نقل وحرکت کی آزادی کے فقدان کے تجربے سے گزرنا پڑا ہو۔ اس قسم کے حالات سے گزرنے کے باوجود، بچ جانے والے مرد، شروع میں خود کو جبری محنت مشقت کے جرم کا شکار نہیں سجھتے۔ اس کی بجائے زیادہ امکان اس بات کا ہے کہ وہ کارکنوں کی سمگلنگ میں اپنی صورت حال کو محض بد قسمتی، خود اپنی "حماقت" کا نتیجہ یا کام کی تلاش میں غیر ملک کے سفر کے دوران "معمول" کے مصائب سمجھتے ہوں۔

اس خیال کو عام طور پر تسلیم شدہ یا عورت اور مرد کے الگ الگ رویتی کرداروں یا ایسی دقیانوسی باتوں سے تقویت ملتی ہے کہ مردوں کو اپنے پیروں پر کھڑے ہونا اور اپنے خاندانوں کے لیے روزی کمانا چاہیے۔ اس کے علاوہ، امیگریشن کے افسروں، محکمہ محنت کے انسپکٹروں جیسے سرکاری حکام، عموماً مردوں کو جرم کے متاثرین تسلیم نہیں کرتے۔ جس کی وجہ اس قسم کی سوچ کا ایک غلط رجحان ہے کہ مردوں کے لیے انسانوں کی خرید و خت کے جال میں پھنس جانے کا امکان کم ہوتا ہے یا وہ انسانی سمگلنگ کو غلط طور پر عورتوں اور لڑکیوں کا جسم فروشی کا کاروبار سمجھتے ہیں۔ انسانی سمگلنگ کے زیادہ تر پروگراموں میں، مرد متاثرین کی ضرورتوں پر توجہ نہیں دی جاتی۔ بہت سے ممالک میں، حتیٰ کہ جب حکام کسی مرد کو انسانی سمگلنگ سے متاثر ہونے والے فرد کی حیثیت سے شناخت بھی کرلیں، تب بھی بمشکل ہی کوئی ایسا امدادی پروگرام ہوتا ہے، جس کے تحت متاثرہ مردوں یا لڑکوں کے لیے خصوصی مدد، خاص طور پر محفوظ رہائش فراہم کی جاسکے۔

انسانی سمگلنگ کے مرد متاثرین کو اپنی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے جامع اور ثقافتی اعتبار سے مناسب امداد تک رسائی درکار ہوتی ہے جس میں رہائش، طبی دیکھ بھال، دماغی صحت کی سہولیات، قانونی مدد اور روزگار حاصل

کرنے میں مدد شامل ہے۔ یہ سہولیات ایسے مراکز کے ذریعے مہیا کی جائیں جو ان کی انفرادی ضروریات پورا کرتے ہوں۔ مثال کے طور پر:

- رہائش : ایسی رہائش تک رسائی جو محفوظ ہو اور جہاں ان کی منفرد ضروریات کو پورا کرنے کے وسائل موجود ہوں۔ بے گھر لوگوں کے شیلٹر، عموماً صدموں کے مارے مرد متاثرین کے لیے نامناسب ہوتے ہیں۔
- صحت : اِن متاثرین کو صحت کی روایتی سہولتوں سے ہٹ کر مریضوں کی آپس میں ایک دوسرے کی دل جوئی کرنے جیسے متبادلات سمیت، صدمے سے متعلق جسمانی اور دماغی تندرستی کی سہولیات کے ایک وسیع سلسلے تک رسائی حاصل ہونا چاہیے۔
- قانونی مدد : اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ سمگلنگ کے مرد متاثرین اپنے حقوق سے آگاہ ہوں، اُنہیں قانونی امداد اور قانونی کار روائی تک رسائی حاصل ہو؛ اپنی سابقہ اجرتوں کی ادائیگی، جسمانی صدموں اور دیگر اقسام کی محرومیوں کے لیے زرِتلافی حاصل کرنے کے لیے اُنہیں اپنے ملک کی قونصلر سہولیات حاصل کرنے کے لیے رابطہ قائم کرنے میں مدد تک رسائی حاصل ہو۔
- روزگار کے حصول میں مدد :ملازمت حاصل کر نے کے لیے امداد تک رسائی میں تعلیم ، کام سیکھنے کی تربیت اور ملازمت حاصل کرنے میں مدد کرنا شامل ہے۔

اگرچہ کچھ حکومتوں نے مردوں کی انسانی سمگلنگ کے انسداد کے لیے اپنے رد عمل میں کچھ پیش رفت کی ہے، تاہم یہ یقینی بنانے کے لیے مزید کام کرنے کی ضرورت ہے کہ مردوں اور لڑکوں کے لیے سہولتوں میں کوئی کمی نہ رہے اور انہیں نظر انداز نہ کیا جائے۔ حکومتوں کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ امدادی سہولیات میں، جنسی تفریق سے قطع نظر، تمام متاثرین کی ضرورتوں کی حساسیت کو مدنظر رکھا جائے اور اُن کی ضروریات کے مطابق مدد کرنے کے طریقے اختیار کیے جائیں۔ انسانی سمگلنگ کے تمام متاثرین کو انفرادی طور پر اعلیٰ معیار کی ایسی امداد فراہم کی جانی چاہیے، جس سے انہیں اپنی زندگیوں پر دوبارہ اختیار حاصل کرنے میں مدد ملے اور وہ اپنی زندگی سے متعلق میسر متبادلات کے بارے میں سوچ سمجھ کر فیصلے کرنے کے لیے با اختیار ہوں۔

# # #